اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

شعبان مورخہ ۲۵ شمارہ ۲۴ — منشور محمدی بزبان ... منشور محمدی بزبان ... — بشمہ ۹۵ جلد ۷

منشور محمدی
۹۵ ۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد
گویان صفت و سیرت مہر محمد

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد ز تجیل

توقیع خطابت منشور محمد
چون گشت علم دایت منشور محمد

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین زراعتی وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بھلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا علیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ توشہ یا منی آرڈر یا بکمت نصف آنہ زیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی دہان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے نہین ہی عجب — شمس گمت گست کے گرہنے کو کب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

بہر حسن قدم جلوہ نما آمدہ — ای ز سر تا بقدم نور خدا آمدہ
غمزہ پرداز بصد ناز و ادا آمدہ — جان نثار تو تمنم کہ چہا آمدہ
شد عیان معنی واللیل و اذا الشمس مرا — کہ فرو ہشتہ برخ زلف دوتا آمدہ
اللہ اللہ چہ جمالی کہ بیک دید تو — جان ز تن رفت و دل از جا چہ بجا آمدہ
حبذا نام تو یسین و ثنایت طہ — چہ با وصاف خداداد بما آمدہ
زندہ گردید ز دیدار لقایت عالم — چشم بد دور چہ خوش آب لقا آمدہ
گشت خورشید فلک شہرہ جان بخشی تو — چون مسیحا بخدا عین شفا آمدہ
چشم دارم کہ بمن چشم عنایت بخشا — زانکہ عین کرم و عین عطا آمدہ
قاب قوسین بقرب تو دلیل ست اول — رخ برافروختہ از نزد خدا آمدہ

آخری کتاب تھی اسواسطے بعینہ عبارت مخصوص مین نازل ہوئی اور چار عارف سے بحسب فصاحت و بزور تحدی اوسکی حفاظت کی نفس لگائی گئی تاکہ قرآن شریف تا قیام قیامت بجای نبی آخر الزمان قایم رہی اور تحریف لفظی مثل سابق نہونے پاوے یہہ آخری حجت تھی خدا کے سو ختم ہوی - عرب سے سخت ملک مین اور بے سر و سامانی کے ساتھ جو تیرہ برس تک مسلمانون کو حاصل رہی اسلام کا پھیلنا ایک عجیب قسم کا اعجاز ہی - اسکی صورت جو کوی منصف کتب صحیحہ تواریخ سے مطالعہ کرے تو صاف ظاہر ہی کہ بلا شک خدا کی قدرت کا ظہور تھا - اور خالق کی بڑی طاقت و شوکت ظاہر ہو رہی تھی - اس اسلام کے چرچا اور پابندی کو دنیاوی حشمت سے کیا تعلق - بعد ہجرت تا وفات سرور کائنات وہ حالات رہے کہ موسی و داؤد کی نبوت سے کہین بڑھکر تھی - درویشی و عبادت و سلطنت اسطرح مخلوط و محکم تھی کہ بلاشبہ دینی حکومت ثابت ہوتی تھی - کبھی کوی جھوٹا اسطرح کا تمام مثالات مشرکین و یہود و عیسائیون کے سامنے نہین باندہ سکتا جس طرح وہ نبی آخر زمان سے مصدق سب انبیا کی تھی اسی طرح انہون نے یہہ گواہی اسطرح ظاہر و ثابت کردی کہ تمام جہان مین پھیل گئی - گویا وہ توحید اور طیب ولادت مسیح کی بنیاد عالم رکھ گئی - اور یہود کی اسطرح جڑ کاٹ گئی جو مسیح کے بدگو اور عیسائیون کے جانی دشمن ہین - آنحضرت کبھی ناحق سے نہ دبی - اور غلط کی رعایت سے سب سے زیادہ بت پرستون سے خفا تھے پھر یہودیون نے ایک فرقہ عیسای کو جو حضرت عیسی کو خدا کہتا تھا اور ابن اللہ

کہتا تھا اوسے غلطی کا الزام دیتے تھے - آخر باطلین و منافقین اسلام سے بھی بیزار تھے - ظلم و غیبت کی وہ مذمت کی کہ دل تو اسلام مین یہہ عادت نہوی - لیکن بعد کمال قوت و اتمام حجت جو اپنی صنعت کی خبر دی تھی - وہ آخر ظاہر ہوا - اور بغیر بت اسلام باین منزل آئی - غرض آنحضرت کی اس درجہ بدرجہ رضامندی و ناراضی سے خوب حقیت آنحضرت کی ظاہر ہوتی ہوتی ہی - بجز ان کے پادری آخر مباہلہ سے عاجز آنکر صلح کر گئے - عیسائیون کو تو اس قصہ واقعہ کے خبر مطلق نہین - مگر قرآن شریف مین بخوبی آیۂ مباہلہ اس بات مین مذکور ہے اور باہم سنی و شیعہ باوجود اختلاف مذہب خاص اس جگہہ جو مضمون مشترک بیان کرتے ہین اوس سے اس قصہ کا وقوع بخوبی ثابت ہی اور آثار معجزہ و نشان غضب خدا ہویدا معلوم ہوتا ہے اور چونکہ آنحضرت عیسائیون سے نہ لڑے اور کسی فرقہ دیگر سے بھی بدون اوسکے عہد شکنی یا صدور خطای فاش کے نہین لڑے یہہ دلیل حقیت آنحضرت کے ہی اور اسیطرح آجتک روم و انگلستان کی دوستی و وفاداری سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل اسلام حقیقی اور سچے عیسائیون مین اتحاد ہونا چاہئے نہ بیجا تعصب - باہم موافقت مناسب ہے

فقط .....

برلین کے معاہدہ کی صورت

ابتک ہر ایک کی نظر برلین کے قونغرہ کی طرف متوجہ ہو کر بہت بے صبری سے چاہتا تھا کہ قونغرہ کا نتیجہ معلوم کرے اب چند روز سے برلین کا قونغرہ تمام ہوا و جو قرار اوسمین دونون

نکی مرضونی دیاہی اوسکو بعضے یوروپ کے اخبارونے درج کیا
اگرچہ اوس معاہدہ کے تاہنوز مضمون معما کی طرح پہ ہی مگر
اب جیسا ہمنے معاہدہ مذکور کو اخبار رسمی (نامی فرای پرس)
مین جو استریا مین طبع ہوتا ہی مشاہدہ کیا بعینہ مادہ بمادہ ذیل
مین درج کرتے ہین۔

۱ - مادہ بلغارستان ایک امارت مستقل و دولت عثمانیہ
کو تابع ہوکر والی اسکا ایک عیسویون سے ہوکر اوسکا عساکر علیہ
بھی ہوگا۔

۲ مادہ - بلغارستان کے حدود کو معین کرتا ہی اگر اس باب
مین کچھ ایضاحات اخبار مذکورہ مین مشاہدہ نہوا۔

۳ مادہ بلغارکا پرنس ایک ہیئت معتبر بلغار کی طرف سے
انتخاب ہوگا۔ دیوروپ کی حکمدارونکی خاندانونکی پرنسونمین کوئی بھی ہوسکیگا

۴ مادہ (طرفومی) مین بلغارونکی معتبرونسے ایک ہیئت جمع
ہوگی و پرنس کے انتخاب کرنے سے اول امارت مذکور کی قانون
اساسی کو بقید قلم لائیگی۔ ہیئت مذکور مقدار نسبت نفوس
ملل مختلفہ کی ہر ملت کی اعضا سے مرکب ہوگی۔

۵ مادہ بلغارستان مین سبھی مذہب و ادیان آزاد و مساوی ہونگے

۶ مادہ قانون اساسی اعلان ہونے تک بلغارستان کا
ادارہ موقتہ ایک روسیہ کے مامور کو حوالہ ہوگا۔ اس مامور
کی اجراآت کو تفتیش کرنے کے لئے ایک مامور عثمانی و مجلس
قونسلوس بھی تعین و تشکیل ہوگی۔ اگر روسیہ و دولت علیہ
کے مامورین کے یا قونسلوسونکی درمیان مین اختلاف
ہو پرجسطرف اکثریت ہوگی اوسیکا قرار مقبول ہوگا۔ اگر
اکثریت رای روسیہ کی مامور کی رای سے مخالف ہوا سوقت
ایک مجلس کی رای کو جو سفرای استانبول سے تشکیل ہوگی مراجعت
کرکے مصلحت تسویہ ہوگی۔

۷ مادہ - روسیہ کا مامور جو ادارہ موقتہ کے واسطے معین ہوگا
اوسکا وقت تہانو بھینہ تک ممتد رہیگا و اس مدت مین جو
پرنس انتخاب ہونیکا ہوگا اوسکا انتخاب بھی ختام پائیگا۔

۸ مادہ - جو تجارت کا عہدنامہ دولت علیہ کے ساتھ مرعی الاجرا
ہی باقی رہکر حقوق تجاریہ بھی اول کے طرح پہ باقی رہینگی

۹ مادہ جو کہ باج و خراج بلغارستان سال بسال دولت علیہ کو
دیگا اسکا مقدار بھی امارت مذکور کی واردات سنوی کے
مقدار اوسطہ سے اعتبار ہوکر معین ہوگا۔

۱۰ مادہ جو بلغارستان کی ریل کے راستے اوستریا کو ندک
ہونیکی عقد صلح کے بعد اوستریا و باب عالی و صربستان و
بلغارستان کے درمیان مین مذاکرہ ہوکر انکا قرار بھی عقد ہوگا

۱۱ مادہ - عساکر عثمانیہ بلغارستان کو ترک کریگا۔ جو قلعے
بلغارستان مین ہین بھی ہدم ہونگے اور جو کہ ادوات
حربیہ قلاع مذکورہ مین موجود ہین دولت علیہ کو اعادہ ہوگا

۱۲ مادہ جو اہل اسلام بلغارستان مین رہتے ہین اونکے
املاک کے حق مین اونکا حق تصرف کما فی السابق باقی رہیگا

۱۳ مادہ بالقان کی جنوب کی طرف مین جو ملک ہی وہ روم
ایلی شرقی تسمیہ ہوکر رسیدہ دولت علیہ کے مواد عسکریہ
و سیاسیہ کی دائرہ مین مربوط ہوکر تحت ایک ایالت مختار
تشکیل ہوگی۔ و خاندان سے ایک والی کی ادارہ پائی جائیگی

سنہ ۱۸۷۸ء

۱۴ مادہ - یہہ مادہ روم ایلی شرقی کی حدود کی تفصیلات مین ہی
اگر اس باب مین بھی ابتک کچہ تفصیلات نشر نہوہ)

۱۵ مادہ سلطنت سنیہ کا حق وصلاحیت ہی کہ ایالت مذکورہ
کو داد بحر امحافظہ کرنے کے واسطے جو اسباب ہین اونکو تثبت
کرے اسی واسطے حدود مذکورہ مین دولت علیہ استحکامات
انشا کرے گی وہ استحکامات مذکورہ مین لشکر کو رکھے گی ایالت
مذکور کی اسایش داخلیہ کو ایک ہیئت مرکب ضابطہ یعنے
پولیس جو عساکر ملکیہ سے تشکیل ہوگی تامین کرے گی دولت
علیہ کا عساکر معاونہ وہان نہ پائی جائینگی -

۱۶ مادہ روم ایلی شرقی مین اگر کوئی حالت واقع ہو جس سے
اسایش عمومیہ مین خلل پڑیگا اوس حالت مین دولت علیہ
بھی عساکر عثمانیہ کو داخل کرسکیگی -

۱۷ مادہ روم ایلی شرقی کا والی باب عالی کے طرف سے
معین ہوکر دولت معظمہ کے طرف سے بھی منصوب ہوگا داود سکی
مدت ماموریت پانچ برس تک رہیگی -

۱۸ مادہ عقد مصالحہ کے بعد روم ایلی شرقی کے احوال ادارہ
کو تنظیم کرنے کے مواد ایک انجمن کو جو کہ یوروپ کی مامورون
سے مرکب ہوگی حوالہ ہونگے -

۱۹ مادہ انجمن مذکور اس ماموریت کو تمام کرنے تک ایالت
کی امور مالیہ کو بھی ادارہ کریگی -

۲۰ مادہ دولت علیہ و دول سائرہ کے درمیان مین
جو عہود و شروط منعقد ہوے ہین روم ایلی شرقی کو
بھی شامل ہو دینگے و جو ریلوی ایالت مذکورہ مین ہین

اونکی نظارت بھی دولت علیہ کیطرف سے اجرا ہوگی (اس باب
مین بھی زیادہ تفصیل مشاہدہ نہوا)

۲۱ مادہ روم ایلی شرقی مین روسس کے لشکر پچاس ہزار
سے زیادہ نہائی جائینگی و نو مہینے تک اقامت کریگی و جب
کہ نو مہینہ تمام ہوجاوینگے مملکت کو خالی کرنے کے واسطے تین
مہینہ اور بھی مدت دی جائیگی -

۲۳ مادہ - دولت علیہ کریدکی جزیرہ مین احکام نظامنامہ
اساسی کو جو کہ سال ۱۸۵۸ مین نشر ہوا مطابقہ اجرا کریگی

۲۴ - مادہ - جو کہ اس قونغرہ کے تیرہوین اجتماع کی مضبطہ
مین تصحیح حدود کا مسئلہ مندرج ہی اسکے حق مین اگر دولت
علیہ و یونان آپسمین سازگاری نکرینگی یوروپ کی دولتین
توسط کرنیکے واسطے وعدہ دیتے ہین -

۲۵ مادہ ولایات بوسنہ و ہرسک بھی استریا و مجارستان
کی طرف سے استیلا و ادارہ ہونگے - گرچہ دولت علیہ کی
مامورون کی طرف سے تنہا ایک موقع یعنے (یکی بازار) کا ضلع
ادارہ ہوگا اما دولت استریا کا بھی حق ہی کہ ولایات مذکور
کی ہر طرف مین اپنے لشکر کو رکھے -

۲۶ مادہ کوہ سیاہ کا حقوق استقلال تصدیق ہوا ہے

۲۷ مادہ کالی پہاڑ مین سبھی مذاہب آزاد رہینگے -

۲۸ مادہ (کالی پہاڑ) کے حدود کی تفصیلات مین ہی
(یہان اسکے بھی تفصیلات نہین ہے)

۲۹ مادہ (بار) کا بندر (کالی پہاڑ) کو الحاق ہوگا وجو
کہ اراضی جنوب کی طرف مین ہی وہ تکرار دولت علیہ کو اعادہ

مطبع بحر الاسلام سنگلور مین چھپا

چشم تو نام خدا سرمہ ما زاغ کشید — روے نادیدہ کسی غیر خدا آمدہ
ہیچ کس با شرف قدر بلندت نرسید — ابر و ہر دو سرا صل علی آمدہ
فقر را فخر ہوا خاشت زہی حسن عمل — بادشاہی دو عالمین گدا آمدہ
بمصفیر بت کہنہ طا بسدرہ اعجاز — کہ بوصف شہ یثرب بنداآمدہ

بقیہ پادریون کے سوالات کے جواب

پس جو اعتراض کہ آپ ہمارے نبی کے معجزات کی نسبت کرتے ہوے شکوک و شبہات منکرین حضرت عیسی کے معجزات مین پیش کرسکتے ہین - چنانچہ یہودی وغیرہ کلام کرتے ہی ہین ثبوت کامل کجا - اور نبی اسلام کی بعضن مشین گوئیون پر جو یہہ اعتراض عیسائیون کا ہی کہ یہہ آیندہ کی خبرین مثل غلبہ روم و فتوحات از راہ قیافہ واسطے دل بڑہانے اصحاب کے تھے تو اسیطرح یہود حضرت مسیح کی نسبت کہتے ہین کہ انحضرت نے اپنی گرفتاری کا حال بنظر خیالات اوسوقت کے عقلاً بیان کردیا کیونکہ وہ خوب جانتے اور دیکھتے سنتے تھے کہ لوگ میرے درپی ہین - اور یہود کا طرز صحبت اور نفاق اون پر ظاہر ہوگیا تھا کہ یہہ یار ہین بلکہ مار در آستین ہی - صلیب پر چڑہانا وہان کا دستور تھا اور اپنی بے طاقتی و عجز حضرت عیسیٰ کو ظاہر ہی تھی - پس واسطہ اعتقاد بڑہانے کے بالفرض یہہ خبرین حواریین کو سنادی ہونگے - اس سے کچہ عقلمندی ظاہر ہوتی ہی نہ معجزہ - توبہ توبہ معاذاللہ - اور یہہ بھی فائدہ منکر بیان کرسکتا ہی کہ ایسے بیانات سے لوگ بعض وقت مظہر کو مظلوم سمجہ کر آزار سے باز رہتے ہین - علاوہ ازین تعجب ہے کہ باوجود اظہار نام یہود کے اس معجزت کو کسی حواری نے نہ مانا یا نہ سمجہا یا - اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ سب باتین بعد کو تاریخانہ جوڑلین - عیسای اس تقریر کے مقابلہ مین دیکہنے کیا کہہ سکتے ہین - فصل - عجائب و خصایص قرآن شریف اگرچہ بہت ہین اور فصاحت ایک امر وجدانی ہی تحریر و تقریر مین کیا آسکے - اول یہہ کہ باوجود مضامین صحیح و غیر رنگین کے ایسی عبارت پیوستہ و معتظمہ ہی کہ نہایت صاف و سیدہا محاورۂ زبان معلوم ہوتا ہے اول سے آخر تک ہر ایک سورہ یکسان - ایسے فصیح و بلیغ عبارت ہی کہ تمام عرب قایل ہین تسپر تقلید اہل زبان کی معلوم نہین ہوتی - بعض جاوہ الفاظ کہ جو زبان پر عوام کے چڑہے ہوے تھے جیسے کردوسرے لفظ ایسے بولے ہین کہ خواص کے زبان معلوم ہوتی ہی - مثلاً آیہ قد خلت من قبلہ الرسل مین قد مضت جو مشہور ہی نفرمایا - ایسا ہی وباؤا بغضب من اللہ اگر آدمی عربی دان کہتا تو واکتسبوا وغیرہ بولتا حالانکہ لفظ قرآن شریف جیسا عمدہ و پیارا ایہان معلوم ہوتا ہی لفظ واکتسبوا اس جگہہ نہ تھا غرض ایک مقام جا بجا عبارت قرآن شریف ایسی خوبصورت و زیبا و برجستہ ہی کہ اہل عرب کے عام بول چال نہ تھی اور نہ وہ ایسی عبارت لکہتے پڑہتے تھے - مگر ہان جب یہہ محاورہ سنا تو اپنی تحریر و تقریر سے اعلی درجہ قرآن شریف کو پایا اور پسند کیا - بلکہ تقلید و پیروی چاہئے - اور گو قواعد فصاحت پہلے کچہ مقرر ہون مگر سبکو بعد تحقیق قرآن شریف کے حاجتے غلط سمجہا

اور اب بھی جو قواعد مقررہ فصاحت خلاف قرآن شریف باقی
ہین وہ محاورہ زبان سے مخالف ہین - عبارت فصحای عرب
ان قواعد مخالفہ کو غلط ٹھہراتی ہی - یا بجای واجب جایز
بتلاتی ہی - قرآن شریف کے بعض محاورات یا لغات و
تراکیب کو اگر کسی عوام نے حیران ہوکر تعجب سے دیکھا اور اسی
عجیب و غریب سمجھا تب بھی خوبصورت جانا اور پھر بعد تحقیق شیوخ
فصحا نے اوسکی تصدیق کی چنانچہ لفظ کبار کا قصہ مشہور ہے
غرض سب محاورہ عرب ہی - مگر اعلی درجہ پر - علما و فصحا ایسا
بولتے و لکھتے نہین مگر سنکر غلط بھی نہین کہتے بلکہ تعجب کرتے
ہین اور پسند فرماتے ہین - ورنہ جہان مضمون وغیرہ پر
دفع دخل کے طور پر کشاف وغیرہ مین اعتراضات بیان
کئے ہین - تمام محاورہ قرآن شریف پر جو ایک عجیب طور پر
ہی کہ یہہ خاص طریقہ زبان کسی سے منقول نہین - اور کسی شاعر
کی کل زبان ایسی نہین پای جاتی - کیون اعتراضات اہل
عرب نکرتے - اہل زبان حیران ہین - کہین با قافیہ مگر سادگی
سے ہی - اور خواہ مخواہ پابندی قافیہ کی بھی نہین وہ بھی کمال
خوبی و اسلوبی سے - ایک شاعر یا چند ملکر ایسا کہتے تو
اسطرح پر ہوتا - اور ہرگز یہہ مضمون پوشیدہ بھی نہ رہتا
مضمون کیطرف سے شبہات جبر و بیکار کی طرف لوگون
نے کہے مگر عبارت کا جواب نہ آیا - اب آگے سنئے
عصر و شمس و شہر وغیرہ کی قسمین کہائین جو آنحضرت ؐ
کا طریقہ نہ تھا - حروف مقطعات بیان کئے - بھلا ان سے
کیا فائدہ ظاہر ہی - خود جناب رسالتمآب نے انکی معانی

و وجوہ نہ بیان کئے - بھلا آپ بھی ایسے باتین اپنی کتاب مین
لکھکر پھر جواب و کشف معانی سے عجز ظاہر کرنا جنیہہ معنی دارد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ قرآن شریف آنحضرت ؐ کا کلام نہین
اور کسی شخص نے دعوی تصنیف قرآن شریف یا شراکت کا نہین
کیا - اور نہ اسکی وجوہ و معانی آج تک بخوبی قابل تسلی کے بیان
کئے - پس معلوم ہوا کہ بی شک یہہ عبارت قرآن شریف بعینہہ منزل
من اللہ ہی - قرآن شریف اگر آنحضرت کا بنایا ہوا ہوتا تو اپنی
ماں باپ و اولاد و رشتہ دارون کی تعریف و وطن کی جا بجا
توصیف لکھہ لیتے - ایک لمبا چوڑا نسب نامہ بطور دیباچہ رقم
فرماتے - اور نہون نے تو اپنی بھی تعریف بمبالغہ کہین بیان کی
بلکہ اور رسولون اور کتابون کی توثیق و تصدیق بار بار قرآن
شریف مین موجود ہی - علم غیب - اور اپنی قدرت و اختیار
کامل سے قرآن شریف مین کیون انکار کرتے - باوجود بیان توحید
جا بجا خدا کی جانب جمع کی ضمیرین بھلا کیا توبہ توبہ اتنا بھی
نہین جانتے تھے - غرض جو عجائب و مشکلات سب کتب سماوی
مین تحت قول خدا و رسول ہین - اوسیطرح قرآن شریف مین
بھی موجود ہین اور عبارت کا اسلوب و ہنگ علاوہ - پھر
افسوس عیسائی صاحب قرآن شریف کو کتاب خدا نہ بتاوین
اور اپنے چار انجیلون کو مع خطوط و مکاشفات حواریین خدا
کی ایک کتاب ٹھہراوین - اور باقی اناجیل کمیاب و نایاب
کو غیر صحیح سمجھین - مجبور ہ کر تعجب آتا ہی کہ آنحضرت ؐ نے
جناب مسیح ؑ کی و مدح قرآن شریف مین کی - اور بقول -
عیسائیان سورۂ مریم لکھے کوی سورہ اپنے ماں باپ یا در

اسمعیل کی توصیف مین تصنیف نہ کی - سورہ حوا کسی سورہ کا نام
نہ رکھا - بلکہ بجز مریم کسی عورت کا نام بھی قرآن مجید مین نہین آیا
کیا یہہ آنحضرت کا کام ہی - لیکن افسوس اب ولایت کے
سادہ بھولے پادری اس تصدیق کا بدلا اہل اسلام کو خوب دے
رہے ہین کہ آنحضرت مصدق انبیا کی خدمتین گالیان لکھواتے
ہین - اگر سرکار انگریزی کچھ بھی ان پادریون کے کہنے پر چلنے
تو ضرور یہہ مسلمانون کو قتل کروا دیتے مگر گورنمنٹ منصف ہی
بعض کم ذات بدقوم بطمع نان و عزت پادریون کے ساتھہ ہوکر
زیادہ زبان درازی کرتے ہین انشاء اللہ تعالی حضرت عیسیٰ
ان لوگون بدگویون سے سمجھینگے - جب ننگے تلوار لیکر جلتی آگ
مین کود ینگے اور دشمنون کو مثل نمک گلا ینگے - جب مین
یہان تک بفضلہ تعالی جلد اسکو ختم کرچکا تو میری قلم کو خدا نے
یہہ روانگی دی کہ کچھ ہدایت المسلمین وغیرہ کا حال بھی لکھون
واضح ہو کہ اوسمین اکثر لکھا ہی کہ فلان لفظ ہذیل کا ہی اور فلان
یمن کا تو یہہ لفظ قریشی نہین - پس اسلئے فصیح نہین واہ کیا
دلیل ہے کیا ہذیل و یمن وغیرہ عرب مین نہین - دوسری
زبان قریش متضمن ہے سات لغت پر - اور اوسمین بھی بہت
سے الفاظ چند قبایل کے ملے ہوے ہین - اور یہہ قاعدہ
ہی کہ ایک ولایت کی زبان مین وہان کے سب اضلاع و
اطراف کے لغت مشترک ہوتے ہین - پس سب الفاظ غیر قبایل
کے غیر فصیح کیون ہونے لگے - جبکہ وہ اوس مقبولہ زبان
مین مستعمل ہوجاوین - اور چونکہ خود پادری صاحب قلم
فرماتے ہین کہ مکہ مین کعبہ کی زیارت کو اطراف و جوانب سے

لوگ آتے تھے - اسلئے وہان کے آدمی سب طرح کی بولیان
بولتے تھے - وہان کی عربی ایک زبان مثل اردو کے ہوگئی تھی
پس جسطرح اردو مین پنجابی و پوربی الفاظ ہین اسیطرح
قریش کی بولی مین اگر ہذیل و یمن کے الفاظ ہوے تو بھلا
کیا غضب ہوا - اگر آپ یہہ ثابت کرتے کہ یہہ الفاظ فصحاء
عرب و قریش مکہ مین غیر مستحسن بروایت مقبولہ ہین تو البتہ
ایک بات تھی - پر مشکل یہہ ہی کہ تفاسیر سے آپنے اعتراضات
تو لکھہ دئے اور اونہین تفاسیر مثل کشاف وغیرہ مین جو
ان باتونکا جواب لکھا ہی وہ چھپا گئے - چنانچہ غیر محققین کے
عادت ہی - حالانکہ یہہ مجادلہ و مکابرہ اب نہایت نازیبا
ہی - جاہلون کو بہکانا ہی - اور جسطرح آپنے سہو کاتب
وغیرہ کے اظہار مین لارن صاحب وغیرہ مفسرین بائبل کو
دیانت کا تمغہ دیا ہی اور بیچارہ مسلمانون پر طعن کیا ہی کہ
اونہون نے اپنے غلط نسخے قرآن شریف کے بامانت نہ رکھی
سو اسیطرح آپکے حوصلہ کے موافق کوی کہہ سکتا ہی کہ دیکھو
اہل اسلام نے خود تفسیر قرآن شریف مین بطور رفع دخل
مقدر اپنی طبیعت سے دشمن کی طور پر قرآن شریف پر
اعتراضات لکھہ کر جواب باسوال دئے ہین یہہ مین اونکی
ایمان داری و دیانت ہی اور آپکے مفسرین لارن صاحب
وغیرہ نے بہت کچھ عیب پوشی اور اصلاح عقلی دی اور
جو اپنے موافق نپایا اوسے دبایا مگر یہہ چند مقامات ناچار
ایسے جو سے نہین چھپاے جاتے اور وہ بحیلہ اظہار دیانت
سچا بننے کو کہدے اسطرح لکھہ دئے - اور چونکہ غلط نسخجات

مروج ہوگئے اسلئے وہ باقرار جناب اب تک یورپ کے
کتب خانون مین موجود ہین - اون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
غلط نسخے صدہا سال تک باقی و منقول و مروج رہے ہمارے
قران شریف مین بفرض و تسلیم اگرچہ بطور حاشیہ و شرح
شان نزول اختلاف بھی تھا تو وہ ایسا ہیچ و پوچ و غیر مروج
و غیر مقبول تھا کہ جلد بفضل خدا بادنی توجہ اونہین دونون
مین جب یہہ اختلاف قرات مین ظاہر ہوا سب محو ہوگیا
کہ نام و نشان اسکا زمانہ مین نرہا - یہہ اختلاف بفرض
وجود ایسا تھا جیسا قبالہ کی تحریر کے وقت بعض مسودات
مین ہو اور اسیوقت اوسکا فیصلہ بخوبی ہوکر ایک قبالہ بلکہ دو
نقلین صاف لکھی جاتین اور وہ سب کے نزدیک مروج و مقبول
ہو - بخلاف اسکی تحریفات و جعلی انجیلون کی کہ صدہا رواج
پاگئین - اور سیکڑون جگہ نقل ہوے - پھر افسوس ان
عیبون کو ایسا دباتے ہین کہ گویا یہہ عیب چھپ جائیگی -
گو آپ کیسی ہی چالاکی کرین مگر ممکن کیا جو ان باتون کو
رلا سکین اختلاف قرأت قرآنی کے باب مین جسقدر آپ
تحقیق کو کام فرماوینگے صحیح اسی قرآن شریف کو پاینگے بخلاف
بائبل و اناجیل - نہ اونکی تصحیح کا قاعدہ مقبول - نہ اونکی تحقیق
کی صورت معقول - پھر اتنے دنون بعد کہ جب کوی بھی راوی
زندہ نرہا - عرض پادری صاحب یہہ سب جانے دو - اول جلد
تبین الکلام ہی کی دیکھو جسکے مصنف نے عیسائیون کے نزدیک
بے تعصب لکھا ہی اور البتہ صلح جگر کو کام فرمایا ہی جو انکا طریقہ
مشہور ہی مگر تسپر بھی صاف ظاہر ہی کہ طرز تحریر بھی بائبل کا

مخلوط بحاشیہ و تفسیر بطور شرح ہی جسکے متن کی تمیز نہو - جلد اول
تبین الکلام سے جسکی بے تعصب لکھنے مین شک نہین بخوبی اسقدر
بے ضابطگی بائبل و اناجیل اربعہ کے خصوصاً ظاہر ہی کہ اسے
بہت کم تحریف ثابت ہونے مین بھی بڑے بڑے عمدہ مطلب
مسلمانون کے ثابت ہو سکتے ہین - مسلمان کب کہتے ہین کہ
کہین تورات و انجیل مین قول خدا و رسول بالکل نہین
مگر اس اختلاط مین بھی مسلمانون کے مقاصد ثابت ہین
مثلاً آپنے تحقیق الایمان مین ایک پیشین گوی جناب
مسیح کی لکھی ہی کہ مین تکلیف سہونگا اور زمین سے
اٹھایا جاونگا اور مارا جاونگا - جبکہ آپکے اناجیل وہ غلطیون
کے پڑھاتے ہین تو ایک لفظ قتل کیا جاونگا بڑھا دیا تو
کیا مضایقہ - جناب مولانا و بالفضل اولیا امام اہل فن
مناظرہ منصور من اللہ مفسر بائبل حافظ تورات و انجیل مولوی
سید منصور علیہ صاحب دام ظلہم علی رؤس الاشہاد المعتقدین و المستفیدین
بالافادہ والافاضہ نے رسالہ انعام عام مین خوب نقلاً
ثابت کیا ہی کہ اکثر فرقے عیسائیون مین ایسے ہین جو حضرت
عیسی کے صلیب پر کھینچنے کے قایل نہین - سبحان اللہ - علاوہ
ازین مشکل تو یہہ ہوی کہ اصل نسخہ انجیل کا باقی نرہا یہہ
سب ترجمے ہین پھر کسی سے پڑتال کرین - ہمارے ہان
اگر کسی کتاب کے ترجمون مین فرق ہو تو اصل کتاب سے
صحیح کر سکتے ہین - اپکا اصل نسخہ تو عبرانی اونہین دونون
سے کم ہی - افسوس روے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد
یونانی نسخون سے پادری لوگ ہمکو بہکاتے ہین - بھلا یہہ جو

اپنے تحقیق الایمان مین لکہا ہی کہ جیسا سانپ موسی نے
میدان مین ادہایا ایسا مین ادہایا جاوینگا اسکے تو یہہ معنے
ہین کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر ادہائے گئے مگر دوسری جگہہ
مارا جاوینگا زیادہ بڑہا دیا ترجمہ غلط کردیا مضروب کا ترجمہ
مقتول کردیا تو پس جب تک کہ اصل نسخہ کسی کتاب کا نہو قیاسی
تصحیح بعد مدت مدید ہرگز ممکن نہین کیونکہ عالم لوگ بے نقل
صحیح خدا کی کتاب کو اپنی عقل سے کسطرح لکہہ سکتے ہین
خصوصا جبکہ اوس کتاب کے موافق اور کتابین فقہ وغیرہ
کی طور پر تصنیف نہون - اور ہون بہی تو کیا اصل کتاب
قیاسا وعقلا پھر تیار ہو سکتے ہین - ہرگز نہین - اب امتحان
کرو بات کنگن کو ارسی کیا ہی - پس ای پادری صاحبو آپ
ہمکو ایسے عام فریب باتون سے نہ بہکا ہو اور ایسے بعض
نقلیات واہیات کے معارضہ سے نہ دہمکاہو کہ آپکے یہہ
کتابین کسی طرح قران شریف کے تواتر سے کچہہ بہی نسبت
نہین رکہتے - چونکہ اس باب مین بخوبی تحریرات ہوچکین اور
اگرہ مین بڑے دہوم سے علی الاعلان بعد اشتہار عام وشروط
مالاکلام تقریرات زبانی ہوچکین اور اب کچہہ ہی کوی کہو مگر
پادری فرنچ صاحب وکئی صاحب اول سب کچہہ مان چکے
اور پہر پادری فاندر صاحب بہی اہل اسلام کے دلایل حان
چکے - پہر اعجاز عیسوی نے خوب لوہا بجایا - جواب کسی سے نہ
نہ آیا - ہان اب وہ دن گئے لوگ در گئے دنیا کا خیال ولحاظ
غالب ہی - اسواسطہ القدح بشکست وآن ساقی نماند -
آپنے میدان خالی دیکہا - حالانکہ بعد ازان جو میدان تحقیق
صاف ہوا ہی وہ ابہی نہین دیکہا اگر انصاف ہو اور مکابرہ
منظور نہو تو فقط تحریف ہی مین آپ سے گفتگو ہو جاے
کیونکہ زبانی دو اجلاس فیصلہ ہو جاتا ہی - اور نیز ہمکو انطباع کتب
کی طاقت بہی نہین کسیکو شوق بہی نہین - جرأت بہی موقوف
ہی - اسلئے آپ سے یہہ مقصود ہی - اور ایسی گفتگو بطور خلسہ خاطر
دوستانہ طور پر ہو سکتی ہی لیکن افسوس آپ کو تو تحقیق
وانصاف منظور نہین معلوم ہوتا بلکہ اونچی دکانون کی تلاش
سے فقط نام آوری ظاہر ہوتی ہی - لکہنو آپ تشریف لے گئے
اور یہان دہلی مین باوجود ملاقات وکلام ودرخواست
بلا سبب آتے جاتے کچہہ بہی توقف نفرمایا - یہہ طلب تحقیق کے
خلاف ہی جسکا آپ کو دعوی صاف ہی - رہی تحریر اوسکا یہہ
حال ہی کہ فیصلہ دیر مین ہوتا ہی - کاغذ دروشنائی بہت
ارزان ہی - چہاپہ کی کل موجود ہے جسکو زیادہ موقع تحریر و
چہاپہ کا ملا اوسنے اتنا زیادہ لکہہ دیا کہ دوسرے کا دماغ بہی
پراگندہ ہوگیا - یہہ آپ خود بہی تحریر فرماتے ہین کہ مسلمان ملا
مساجد مین بے پروا بیٹہے ہین وہی پہلی درسی معقولی کتابین
دیکہہ رہے ہین یا تقلید کی لکیر پیٹ رہے ہین - شنیع این بگفت
ومحقق این بگفت - جملہ تقلید وسراسر حرف مفت - اب
جو بعض رسایل لکہے گئے تو اونکا جواب آپ کی طرف سے
اب تک نہین لکہا گیا - تاریخ محمدی جو آپنے لکہی اور دہوکا
دینے کے واسطے اسکا نام بجای مطاعن محمدی یہہ نرکہا وہ
ایسی کتاب ہی کہ جو کوی پادری عماد الدین صاحب کا حال
اونکے واقعات مطبوعہ اور اہل وطن اور دفتر سرکاری

مدرسہ فاضلکا سے تحقیق لکھے لکھی کہ لڑکے نے تختی ماری اور فاضلکا کا مدرسہ کیون تباہ ہوا۔ صاحب مجسٹریت تک نوبت پہونچی۔ سررشتہ تعلیم کے افسر واقف ہین۔ کہنی سول شاہی ریش و بروت ندارد۔ ایکدفعہ پانی پت مین قلندر صاحب کی مسجد کے صحن مین حالت وجد یہی طاری ہوی لوٹتی پھرتی تھی ایک شخص نے سر دپانی کا لوٹا بھرا ہوا سر پر ڈال دیا۔ چپ ہو بیٹھے گرحال کھل گیا۔ گویا لوگ انکے حال غیر صحیح جانتے تھے۔ چنانچہ ایسی ایسی حالتون کا بیان واقعات عمادیہ سے بھی ظاہر ہین۔ جب کہین دال نہ گلی تو پادری کلارک صاحب کو ایک غیر ولایت مذہبی آدمی پاکر ویسے ہی ہوگئے۔ اور کچھ مسلمانون کی کتابین دیکھکر پادری صاحب کے مدد سی غیر محقق اعتراض اور تقلیدی جواب لکھنے لگے مگر بجز آپکے ذاتی فائدہ کے کچھ کسی کو ان دری دری کی باتون سے فائدہ نہین۔ اور نہ مسلمانون کو کچھ نقصان۔ البتہ الحاد و دہر جو پادری مذہب کا نتیجہ و خلاصہ ہی وہ خود بخود زمانہ کے پرتو سے پھیلتا جاتا ہی اصل اسلام و عیسای و ہندو سب کم رہتے جاتے ہین۔ آزادی مزاج کو مرغوب ہی۔ عیش ہر کسی کو مطلوب ہی۔ سو البتہ جو کوی کسی مذہب کا خلقت کو بہکاتا ہی اکثر اوس مذہب مین عزت پاتا ہی۔ دنیا حاصل کرتا ہی خدا یتعالی نیتو نکا واقف ہی۔ اس تاریخ عمادی مین یہہ بھی لکھا ہی کہ آنحضرتؐ کے بعد چند تلوارین و اونٹ وغیرہ کچھ اسباب باقی رہا تھا جو امیہ دان کے ہان رہتا ہی پھر آپ طعن کرتے ہین کہ حضرت مسیح کے بعد خاک بھی گھر مین سے نہ نکلی۔ یہہ سچ ہی کہ اونکے گھر بھی نہ تھا مگر یہہ غور فرمایا کہ آنحضرت کا ظاہری سامان و فتوحات ملک کسقدر تھا۔ اگر اس سلطنت پر یہہ چند آلات جنکو مشل موسی اسباب طاعت خدا جانتے تھے موجود ہوگئی تو کیا جاے طعن ہی۔ حضرت عیسی سے مقابلہ کرنا جب زیبا تھا کہ حضرت مسیح کو یہہ فتوحات ظاہری میسر ہوتے۔ جناب داود و سلیمانؑ وغیرہ سے مقابلہ نہ کیا۔ حضرت اسحاق و حضرت موسی کے سامان سے نہ ملایا۔ جناب مسیح کے حال کو ذرا حضرت یحیی کے زہد و صحرا گردی و بے آرامی سے ملائیے کہ ذرا بھی دنیا سے لگاؤ ظاہر نہین ہوتا بخلاف جناب مسیح کے کہ اونکو تو یہودیون نے انفسی شبہ مین پکڑا کہ ہماری سلطنت کھونے کو ترغیب بد دیتے ہین۔ غرض پادری صاحبون کو تکبر پر طعن ہی۔ اسی کی روٹی کھاتے ہین دوسری آنکھ کا تنکا شہتیر دکھاے دیتا ہی۔ اپنی آنکھ کا لٹھہ نہین سوجھتا۔ گویا جناب مسیح نے اسی فرقہ کے حق مین فرمایا ہی تاکہ اس عادت سے باز آوین۔ لیکن پیشہ آدمی سے بمشکل چھوٹتا ہی۔ خصوصا جبکہ اوسمین سہولت اور حصول دولت ہو۔ تحقیق الایمان مین اسیطرح جناب مسیح علیہ السلام کی تعلیم تعلیم محمدی سے ملاے۔ حالانکہ تعلیم عیسوی خود تعلیم محمدی ہی کیونکہ جب آنحضرت نے اصل انجیل کی جو اصل مین تھی تصدیق فرمای اور حضرت عیسیٰ کی توصیف کی جس سے یہودی نے مسلمان ہوکر ذرا بھی حضرت مسیح کی طیب ولادت مین شک و شبہ کیا اوسپر خفا ہوے اور اوسکو کافر بتلایا۔ اور سواے حضرت مریم کے کسی کا نام عورتون مین سے قرآن شریف مین نہین آیا۔ اور اہل کتاب کو خیانت و تحریف کا الزام دیکر اصل کتاب کے تصدیق اسطرح فرماے کہ جابجا وہ مضامین اصلیہ نقل فرماے

مثلاً والاخرۃ خیر وابقی اِنَّ ھذا لفی الصحف الاولیٰ
صحف ابراھیم وموسیٰ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَبِّکَ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا اَکْبَرُ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ پس ولیم میور صاحب کی شہادت قرانی ایسے ہی مقامات کی تصدیق سے نہ مطلق اناجیل اربعہ وبائبل کی تصدیق کیونکہ تثلیث وغیرہ بیون معنا مین کو بالتصریح قرآن شریف مین رد فرمایا ہی پس اصل تورات وانجیل وہ ہی جو قرآن شریف مین موجود ہی کہ مسلمان روزہ نماز وغیرہ مین اوسکی تلاوت کرتے ہین - اور اکثر عیسیٰ بن مریم اسواسطہ فرمایا کہ یہودیون کا قول متروک ہوجاوے اور نیز ابن اللہی بھی پسند نہ تھی - پس افسوس کہ پادری لوگ یہہ سلوک بھولجاوین اور سب سے زیادہ بجای کفار قریش طعن کرنے لگین اور نئی کمینہ کرشتانون کو نوکر رکھین تاکہ بحسب عادت اجلافانہ اونکو کسی کو برا کہنے مین زبان کو لگام نہو باقی تعلیم محمدی مین جو برائیان نکالی ہین اونکی برائی بھلائی سب رسمی ہین یعنے رواج سے تعلق رکہتی ہے کچہ یقینی برای ہر ایک خاص وعام کے نزدیک ثابت نہین - ایسی طرح ہر ایک شخص دشمن کو کہہ سکتا ہی چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ یہہ یاد رکہنے اور خوب سمجہ لیجئے کہ طاعن ومنکر کو بری گنجایش ہے - ہم حضرت عیسیٰ کے بفضل خدا وبطفیل مصطفےٰ مقر ہین - ورنہ آپ جیسے ہنود ویہود سے عہدہ برا ہوسکین وہ ہم خوب جانتے ہین - ہان آپ بھی ان لوگون پر طعن کرسکتے ہین مگر طیب ولادت جناب مسیح اگر ہنود کے مقابلہ مین ثابت کردو تو سات سلام کرین - یہہ بھی مسلمانون کا مسلک ہی کہ انہون نے

حضرت عیسیٰ کا مردہ کو زندہ کرنا تمام ایشیا مین پھیلا دیا ورنہ ہندو اسکو کب سنتے - غریب پادری لوگ سراسر ہندوستانیون کی فریب مین آرہے ہین جو مسلمانون سے تخم عداوت دل مین بوتے ہین ورنہ اہل اسلام حضرت مسیح کی بزرگی کے برے سچے گواہ ہین - جس قوم کی عملداری ہوتی ہی اوسکے مذہبی لوگ ایسے باتین ایجاد کرتے ہین کہ جس سے ہر ایک خلاف مذہب کا دل دکھے اگرچہ وہ کیسا ہی فریب ہو - ایسے متعصبون کے خیالات جیسی ہم مذہبون کے حق مین اچھے معلوم ہوتے ہین بالضاف ایسی ہی غیرون کی نسبت اصل مین مذموم ہوتے ہین بالضاف تو رہا نہین جو مین اسکی قسم پادری صاحبون کو دوں مگر یہہ تو غور فرمائیے کہ آنحضرت نے جناب مسیح کے حق مین کیا برا کی - کیا اُنسے زیادہ اپنی تعریف قرآن شریف مین لکہہ لی - ایک جگہہ فرقہ علماء عیسیٰ کی تعریف بھی کی ہی آخر مسجد نبوی مین بھلا یا لڑائی کو حکم ندیا - مباہلہ پر جب جمی عہد وپیمان کرلیا اگر انا فتحنا وسورۂ کوثر سے ایک مارج کی فضیلت آنحضرت کی ظاہری تو کلمۃ اللہ ہونا جناب مسیح کا بھی کلام اللہ مین صریح ہی - اگر قرآن شریف مین خاتم النبیین کا ذکر ہی تو متواتر مسلمانون مین جناب عیسیٰ کا آخری زول منقول ہی - سورۂ الم نشرح وَالضحیٰ وعبس سے وہ مضمون ظاہر ہی کہ اگر قرآن شریف ساختہ ہوتا تو ہرگز یہہ مضمون اوس مین نہوتا - حروف مقطعات خود لکہہ کر پھر آپ ہی کیون اوسکے معنی نہ بتلائے - جیسا کہ منقول ہی اگر قصہ زینب مین حکم خدا نہوتا تو آنحضرت اوسکو قرآن مین درج نکرتے بلکہ سیکڑون

طرح سے معاذ اللہ مطلب عشق حاصل ہوسکتا تھا - قرآن شریف
مین لکھکر کیون دھول بجائے - کیون اپنے اوپر طعن لیتے
قرآن شریف مین کسی موجود آدمی کا نام نہین ایا - مگر اجبون
مین سے زید کا اور بڑون مین ابولہب کا یا احمد و محمد بھی آیا
ہی - زید کے نام کی تصریح کیا ضرور تھی - کفار قریش کا بھی یہہ
جیونا مسئلہ آپنے اسطرح توڑا اور بڑا لعن اپنے اوپر لیکر
خدا گوارا کیا مگر افسوس میاں اہل کتاب ہوکر کافرون کے
شریک ہوگئے ورنہ کیا زینب سے زیادہ خوبصورت عورت نہین
مل سکتی تھی - ہدایت المسلمین مین قرآن کی فصاحت کا
انکار کیا ہی سو یہہ نیا دعوی غلط ہی کیا اچھا ہو کہ آپ
اسیطرح شعراء لکھنو و دہلی کے کلام مین بھی الفاظ ہندی
جھانکتی تھی و پوربی جو اردو مین مستعمل ہین مبتلا کرکہین کہ
یہہ سب کلام بہ سبب استعمال ان الفاظ کے غیر فصیح ہین - اصل
نمبہ ہی کہ اپنے کتابین تو دیکھین ہونگے شاید اوستاد
کامل سے کم اتفاق ہوا ہوگا یا اپنا اپنا ذہن - اور یہہ کتب
کلامیہ و مباحثہ تو بجہ مشورہ و اصلاح عیسائیان کبھو
کسی مسلمان کی صلاح سے دیکھنے کا اتفاق بھی نہین ہوا -
اب اب سنئے کہ مدارا دن تعریفون کا جو اپنے مختصر
معنی و مطول وغیرہ مین دیکھین سبکا یہہ ہی کہ اساتذہ
و فصحا اوسکے سنکر پسند کرین اور انکار نکر سکین یا تمیز
اصلاح دین پس اب تبلائین کہ فصحای عرب مخاض مین سے
کس نے اوسکی فصاحت کا انکار کیا بلکہ جو فصیح آپکے نظر دن
مین قرآن کے برابر ہین مثل مقلات حریری وغیرہ سودہ

خود فصاحت قرآن کے قایل ہین - لوگون نے اسکا مقابلہ چاہا
مگر اسطرح جیسے کوی موذہ چڑاتا ہی - اور لوگون مین خوب دھول
خاک اوڑی چنانچہ عنسی و متنبی وغیرہ کا حال آپ کو معلوم
ہی - قرآن کی فصاحت کا انکار تو کسی نے بھی نہین کیا تھا مگر
اظہار تعصب کیا یا انگریزی پادریون کو جوان باتون سے
باقرار صاحب شمس الاخبار لکھنو واقف نہین خوش کردیا
ہان اگر تم یہہ کہتے کہ فصاحت متعلق معجزہ نہین ہوسکتی تو
بھی اور صورت اس کلام کی ہوتی کیونکہ معجزہ قرآن مین بجہ
مطبوع ہوچکا کہ من حسب المجموع قرآن شریف کے فصاحت
ایک طرح کا معجزہ واسطہ فصیحان عرب کے ہوا اور اونکا
اقرار غیر زمان کے لئے اثبات معجزہ ہوا زیادہ تر تحقیق
اوسمین یہہ ہی کہ باوجود اشتہار عام ایک سورہ بھی قرآن کے
مقابل کوی منکر نہ لاسکا تو یہہ تحدی تھی یعنے خدا کی جانب سے
ایک روک تھی کیونکہ قرآن شریف مین یہہ دعوی اس طرح سے
ہی کہ ہرگز نہ لاسکینگے - اور اسوقت جناب رسالتمآب ایسی شوکت
ظاہری نہین رکھتے تھے کہ کوی جرات بمقابلہ منکر سکے - اور آخر
منکرین جو شبہات بیان کرتے تھے کہ فلان شخص انکو بتلاتا
ہوگا تو اوسکا جواب قرآن شریف مین دیا گیا کہ وہ شخص عجمی ہے
اور یہہ عربی عبارت وہ کیا جانے - حضرت نے اوس معترض
کو قتل نکرڈالا بلکہ جواب دیا گیا - اس سے یہہ بھی ظاہر ہوا کہ ظاہر
عبارت قرآن شریف حضرت کو الہام ہوتی تھی اور کتب سابقہ
کی عبارت مبہم ہوینگا کوی اہل کتاب بھی قایل نہین ہوا اور
عبارت فصیح پر ہر تحدی خدا کیطرف سے ہوی - پس جسنکہ یہہ